© rasailojaraid.com

احادیث نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام

اور منکرین حدیث کے اعتراضات کا علمی جائزہ (قسط:۳)

حافظ عبید اللہ

امام ابو محمد حسن بن علی البربھاریؒ (متوفی 329ہجری) لکھتے ہیں:

’’اذا سمعتَ الرجل یطعن علی الآثار ولا یقبلھا او یُنکر شیئاً من اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتّھمہ علی الاسلام فانہ رجل ردیء القول والمذھب ......‘‘ جب تم کسی آدمی کو سنو کہ وہ آثار میں طعن کرتا ہے اور انہیں قبول نہیں کرتا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات کا انکار کرتا ہے تو اس کا اسلام متّھم ہے اور وہ خراب قول اور مذہب والا ہے۔ (شرح السنة للبربھاری، صفحہ 79 ، مکتبة دار المنھاج ، الریاض)

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 791ھ) لکھتے ہیں :

’’ان اللہَ سبحانہ وتعالیٰ انزل علیٰ رسُولِه وَحیَینِ ، وأوجَبَ علیٰ عِبادِہ الایمانُ بھما والعمل بما فیھما، وھُما الکِتابُ والحِکمۃُ ...... (الیٰ ان قال) ......والکتاب ھو القرآنُ ، والحِکمَۃُ ھِي السُنَۃُ باتفاقِ السلفِ ، ومَا أخبَر بہ الرسول عن اللہ، فھو في وجُوبِ تَصدِیقِہ والایمان بہ کما أخبَرَ الربُّ تعالیٰ علیٰ لِسانِ رسولِہ ، ھذا أصل مُتفقٌ علیہ بَین اھل الاسلامِ ، لایُنکِرُہ الّا من لیسَ منھم ‘‘ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر دو قسم کی وحی نازل فرمائی ہے اور بندوں پر واجب کیا ہے کہ اُن دونوں وحیوں پر ایمان لایا جائے اور اُن پر عمل کیا جائے ، ایک ہے ’’کتاب‘‘ اور دوسری ’’حکمت‘‘ ...... (آگے تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں)...... کتاب سے مراد قرآن ہے اور حکمت سے مراد سُنّت ہے، اس پر تمام اسلاف کا اتفاق ہے، اور جس بات کی خبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی طرف سے دی ہے اُس پر اسی طرح ایمان لانا اور اُس کی تصدیق کرنا واجب ہے جیسے اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے ذریعے وہ خبر دی ہے، اس اصول پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے، اس کا انکار وہی کرے گا جو مسلمان نہیں۔ (کتاب الرُوح، صفحہ 218، مُجمَّع الفقہ الاسلامی، جدہ)

الغرض! ہر وہ حدیث جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل میں ہونے والے کسی واقعہ کی خبر دی اور وہ مستند اور صحیح طریقے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک پہنچی تو اُس پر آمنّا و صدّقنا کہنا ہر مسلمان پر واجب ہے، انہی احادیث میں وہ بھی ہیں جن کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی ہے جو کہ متواتر ہیں اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے صحیح سندوں کے ساتھ مروی ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک شبہ یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث ''اخبارِ آحاد'' ہیں اور خبرِ واحد ظنی ہوتی ہے یقین کا فائدہ نہیں دیتی لہٰذا حجت نہیں بن سکتی ۔ یہ اعتراض بظاہر بڑا وزنی معلوم ہوتا ہے، اگر چہ احادیث نزولِ عیسیٰ علیہ السلام بقول بہت سے ائمہ حدیث متواتر ہیں آحاد نہیں، لیکن اگر انہیں اخبارِ آحاد بھی فرض کر لیا جائے تو یہ خبرِ واحد کی وہ قسم ہے جسے امت کی طرف سے ''تلقی بالقبول'' حاصل ہے اور یہ بھی متواتر معنوی کے حکم میں ہے اور جیسا کہ بیان ہوا بہت سے ائمہ نے ان احادیث کا متواتر ہونا صاف طور پر لکھا بھی ہے نیز بہت سے ائمہ نے اسے امت کا اجماعی عقیدہ بھی لکھا ہے۔امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 728ھ) لکھتے ہیں:

''وأیضاً فالخبر الذی تلقّاہ الأئمة بالقبول تصدیقاً لہ أو عملاً بموجبہ یفید العلم عند جماھیر الخلف والسلف، وھذا فی معنی المتواتر. لکن من الناس من یسمیہ : المشھور والمستفیض، ویقسمون الخبر الی : متواتر ، ومشھور ، وخبر واحدٍ'' وہ خبر (حدیث) جسے ائمہ نے قبول کیا اس کی تصدیق کر کے یا اس کے مطابق عمل کر کے اگلے پچھلے ائمہ کی اکثریت کے ہاں علم (یقینی) کا فائدہ دیتی ہے اور یہ متواتر کے معنی میں ہوتی ہے، لیکن کچھ لوگ اس کا نام ''مشہور'' اور ''مستفیض'' رکھتے ہیں اور خبر کو ''متواتر''، ''مشہور'' اور ''خبر واحد'' میں تقسیم کرتے ہیں۔ (مجموع فتاوی ابن تیمیہ، ج18 ص48)

اور امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ پہلے گذرا کہ:

''ثبت یقیناً ان الخبرَ الواحدِ العدل عن من مثلہ مبلغاً الی رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقٌ مقطوعٌ بہ موجبٌ للعملِ والعِلمِ معاً'' یہ بات یقینی طور پر ثابت شدہ ہے کہ ایک عادل راوی کی روایت اپنے جیسے عادل سے جو اسی طرح (عادل راویوں کے واسطے سے) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے وہ قطعی طور پر حق ہے اور علم و عمل دونوں کو واجب کرتی ہے۔

(الاِحکام فی اُصول الاَحکام، جلد 1، صفحہ 124 ، دار الآفاق الجدیدۃ بیروت)

الغرض! اخبارِ آحاد اگر صحیح سند کے ساتھ ثابت ہوں اور اصولِ حدیث کی رو سے ہر قسم کی علت سے پاک ہوں تو ان پر عمل واجب ہے اور اگر ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خبر دی ہے تو اس پر یقین رکھنا ضروری ہے اور اگر کوئی خبر واحد ایسی ہو جسے امت کی طرف سے تلقی بالقبول حاصل ہو وہ سونے پر سہاگہ ہے اسے ''مشہور'' یا ''مستفیض'' کہا جاتا ہے جو متواتر معنوی کے معنی میں ہوتی ہے اور یقینی علم کا فائدہ دیتی ہے، نیز یہ بات ذہن میں رہے کہ ''اخبارِ آحاد'' کو ظنی صرف قرآن کریم کے مقابلے میں کہا جاتا ہے کہ جیسے قرآن کریم کے الفاظ جو ہم تک پہنچے ہیں وہ ''قطعی اور یقینی'' ہیں اس طرح احادیث کے الفاظ قطعی اور یقینی نہیں کیونکہ کبھی روایت بالمعنی بھی ہوتی ہے اور ممکن ہے الفاظ میں کمی بیشی ہو۔ لہٰذا ''ظنی'' ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ احادیث مشکوک ہیں اور ان پر عمل کرنا واجب نہیں۔

یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ تمنا عمادی صاحب نے نزولِ مسیح کی روایات پر اپنی تنقید میں صرف اپنے ذہن کے بنائے ہوئے مفروضوں اور خودساختہ اصولِ حدیث کو بنیاد بنا کر ساری عمارت کھڑی کی ہے لہٰذا ان مفروضوں کا جواب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دینے میں وقت ضائع کرنے کی چنداں ضرورت نہ تھی، تاہم چند دوستوں کے اصرار پر یہ سطور ان لوگوں کے لئے لکھی جا رہی ہیں جو تمنا عمادی صاحب یا دوسرے منکرین حدیث کی تحقیق کے نام پر تلبیس سے شکوک وشبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

ہم کتب حدیث سے چند ایسی منتخب احادیث مکمل سندوں کے ساتھ بیان کریں گے جن کے صحیح ہونے پر تمام ائمہ حدیث کا اتفاق ہے اور سوائے چودھویں صدی کے چند نام نہاد محققین یا منکرین حدیث کے کسی نے ان احادیث کی صحت پر اعتراض نہیں کیا، ساتھ ہی ان کی سند میں آنے والے تمام راویوں کا تعارف بھی کتاب اسماء الرجال سے کرواتے جائیں گے جس سے جناب تمنا عمادی صاحب اور دوسرے ناقدین کے شبہات کا خود بخود ازالہ بھی ہوتا جائے گا اور جہاں ضرورت ہوگی وہاں عمادی صاحب کے ہوائی مفروضوں کا ذکر کر کے ان پر تبصرہ بھی ہوگا۔

☆......☆......☆

احادیثِ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں علماء امت کی آراء

سب سے پہلے ان احادیث کی حیثیت کے بارے میں جن کے اندر نزول عیسیٰ علیہ السلام کی خبر دی گئی ہے علم تفسیر وحدیث وعلم عقائد کے ماہر تسلیم کیے جانے والے قدیم وجدید ائمہ وعلماء کرام کی تحریرات پر ایک نظر ڈالتے ہیں:۔

امام ابو محمد عبدالحق بن عطیہ اندلسیؒ (متوفی 541ھ) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

”**وأجمعت الأمة علی ما تضمنه الحديث المتواتر من أن عيسیٰ عليه السلام في السماء حي وأنه ينزل في آخر الزمان**“ اور امت کا اس بات پر اجماع ہے جو احادیث متواترہ میں وارد ہوئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔

(المحرر الوجيز في تفسير كتاب العزيز، جلد 2 صفحہ 237 طبع وزارۃ الاوقاف قطر)

شارحِ صحیح مسلم امام یحییٰ بن شرف النوویؒ (متوفی 676ھ) نے قاضی عیاضؒ (متوفی 544ھ) کا قول نقل کیا ہے کہ:

”**قال القاضي رحمه الله تعالیٰ نزول عيسیٰ عليه السلام وقتله الدجّال حق وصحيح عند اهل السنة للأحاديث الصحيحة في ذلک وليس في العقل ولا في الشرع ما يُبطله فوجب اثباته وانكر ذلک بعض المعتزلة والجهمية ومن وافقهم ......**“ قاضی (عیاض) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا اہل سنت کے ہاں حق اور صحیح ہے کیونکہ اس بارے میں صحیح احادیث وارد ہیں، اور عقل یا شرع میں کوئی ایسی دلیل نہیں جو اس کو باطل کرے لہذا اس کا اثبات واجب ہو گیا، ہاں چند معتزلہ وجہمیہ اور ان کے کچھ ہم نواؤں نے اس کا انکار کیا ہے۔

(المنهاج في شرح صحيح مسلم بن الحجاج، ج 18 ص 75، المطبعة المصرية بالازهر)

مشہور مفسر ومحدث حافظ ابن کثیر دمشقی (متوفی 774ھ) نے اپنی مایہ ناز تفسیر میں ان احادیث کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے جن کے اندر نزولِ عیسیٰ کا بیان ہے، پھر آخر میں لکھتے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

”فھذہ احادیث متواترۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم من روایۃ ابی ھریرۃ، وابن مسعود، وعثمان بن ابی العاص، وابی امامۃ، والنواس بن سمعان، وعبداللہ بن عمرو بن العاص، ومُجمع بن جاریۃ، وابی سریحۃ حذیفۃ بن اسید، رضی اللہ عنھم ......“ پس یہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر ہیں جنہیں ان صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے: حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عثمان بن ابی العاص، حضرت ابوامامہ، حضرت نواس بن سمعان، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، حضرت مجمع بن جاریہ اور حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہم۔ (تفسیر القرآن العظیم، ج4ص464 سورۃ النساء آیات 155 تا159)

پھر اپنی اسی تفسیر میں ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

”وقد تواترت الاحادیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، أنہ أخبر بنزولِ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قبل یوم القیامۃ اماما عادلاً، وحکماً مقسطاً“ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث میں وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل عدل وانصاف کرنے والے امام اور حَکَم بن کر نازل ہوں گے۔ (تفسیر القرآن العظیم، ج7ص236 سورۃ الزخرف آیات 57 تا65)

مشہور مفسر علامہ شہاب الدین محمود آلوسی بغدادیؒ (متوفی 1270ھ) لکھتے ہیں:۔

”ولا یقدح فی ذلک ما اجمعت الأمۃ علیہ واشتھرت فیہ الأخبار ولعلھا بلغت مبلغ التواتر المعنوی ونطق بہ الکتاب علی قول ووجب الایمان بہ وأکفر منکرہ کالفلاسفۃ من نزول عیسیٰ علیہ السلام آخر الزمان لأنہ کان نبیاً قبل تحلی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم بالنبوۃ فی ھذہ النشأۃ ......“ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر) اس بات سے اعتراض نہیں وارد ہوسکتا جس پر امت کا اجماع ہے اور جس کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہیں جو متواتر معنوی کے درجہ کو پہنچتی ہیں اور ایک قول کے مطابق اللہ کی کتاب نے بھی یہ بیان کیا ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے، اور اس کے منکر کو کافر کہا گیا ہے جیسا کہ فلاسفہ (وہ عقیدہ یہ ہے کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آخری زمانہ میں نازل ہونا ہے (ان کے نازل ہونے سے اعتراض اس لئے نہیں ہوسکتا کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے نبی ہیں۔

(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، جلد22، صفحہ 34، بیروت)

شیخ محمد بن احمد السفارینی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1188ھ) اپنی مشہور کتاب عقیدہ سفارینیہ میں لکھتے ہیں:۔

”ومنھا ای من علامات الساعۃ العظمیٰ العلامۃ الثالثۃ أن ینزل من السماء السید المسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ونزولہ ثابت بالکتاب والسنۃ واجماع الامۃ“ قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے تیسری نشانی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور آپ کا نزول کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

اور پھر اجماع امت کا بیان کرتے ہوئے لکھا:۔

”وأما الاجماع فقد اجمعت الامۃ علی نزولہ ولم یخالف فیہ أحد من أھل الشریعۃ، وانما

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انکر ذلک الفلاسفة والملاحدة ممن لا یُعتد بخلافه وقد انعقد اجماع الامة علی أنه ینزل “جہاں تک اجماع کا تعلق ہے تو امت کا آپ کے نزول پر اجماع ہے اور اہل شریعت میں سے کسی نے اس سے اختلاف نہیں کیا سوائے فلسفیوں اور ملحدین کے جن کے اختلاف کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ آپ نازل ہوں گے۔

(لوامع الانوار البھیة المعروف بہ عقیدہ سفارینیہ، جلد 2، صفحہ 94، طبع دمشق)

علامہ محمد بن جعفرالکتانی (متوفی 1345ھ) تحریر فرماتے ہیں:

”والحاصل أن الاحادیث الواردة فی المھدی المنتظر متواترة، وکذا الواردة فی الدجال، وفی نزولِ عیسیٰ سیدنا عیسیٰ علیه السلام“ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مہدی منتظر، دجال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں واردشدہ احادیث متواتر ہیں۔ (نظم المتناثر من الحدیث المتواتر ص229 طبع مصر)

علامہ محمد شمس الحق عظیم آبادی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی 1329ھ) یمن کے مشہور محدث علامہ محمد بن علی الشوکانی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی 1255ھ) کی کتاب ”التوضیح فی تواتر ما جاء فی الأحادیث فی المھدی والدجال والمسیح“ سے نقل کرتے ہیں:

”والاحادیث الواردة فی الدجال متواترة، والأحادیث الواردة فی نزولِ عیسیٰ علیه السلام متواترة“ دجّال کے بارے میں واردہ شدہ احادیث متواترہ ہیں اور اسی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں بھی احادیث متواترہ ہیں۔ (عون المعبود علیٰ سُنن ابی داؤد، ج1868 کتاب الملاحم، دارالافکارالدولیۃ)

علامہ عظیم آبادی رحمتہ اللہ علیہ نے اس مقام پر حافظ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ کی طرح بڑی تفصیل سے ان احادیث کا ذکر بھی کیا ہے جن کے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی گئی ہے تحقیق کے شوقین حضرات عون المعبود کے اس مقام کا مطالعہ فرمالیں۔

مسند احمد رحمتہ اللہ علیہ کے محقق اور جامع ترمذی رحمتہ اللہ علیہ کے شارح علامہ احمد محمد شاکر رحمتہ اللہ علیہ (متوفی 1377ھ) نے ”تفسیر طبری“ کی احادیث کی تخریج بھی (سورۃ ابراہیم تک) فرمائی تھی، ان کی تخریج کے ساتھ تفسیر طبری 16 جلدوں میں طبع شدہ ہے، آپ لکھتے ہیں:

”نزول عیسیٰ علیه السلام فی آخر الزمان مما لم یختلف فیه المسلمون، لورود الأخبارِ المتواترة الصحاح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک وقد ذکر ابن کثیر فی تفسیرہ طائفة طیبة منھا.....“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں نازل ہونا ایسی بات ہے جس میں مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح اور متواتر روایات اس بارے میں وارد ہوئی ہیں، حافظ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں ان روایات کا ایک اچھا خاصا حصہ ذکر کردیا ہے۔

(تفسیر الطبری بتخریج احمد محمد شاکر، ج6 ص460 حاشیہ، طبع القاہرۃ)

دورِ حاضر کے معروف محقق علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی 1420ھ) نے محمد عبداللہ السمّان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پر تنقید کرتے ہوئے (جنہوں نے اپنی کتاب ”الاسلام المصفّیٰ“ میں اس بناء پر نزولِ عیسیٰ علیہ السلام وخروجِ دجّال کا انکار کیا ہے کہ اس بارے میں احادیث ”اخبار آحاد“ ہیں متواتر نہیں) لکھا ہے:

”دعواک أن الاحادیث المشار الیه غیر متواترة غیر مقبولة منک ، ولا ممن سبقکَ الیها، مثل الشیخ شلتوت وغیره، لأنها لم تصدر من ذوی الاختصاصِ فی علم الحدیثِ ، ولا سیماً وقد خالفت شهادة المختصین فیه کالحافظ ابن کثیر، وابن حجر، والشوکانی، وغیرهم حیث صرّحوا بأن حدیث النزول متواتر ، وذلک یتضمن تواتر حدیث خروج الدجّالِ من باب أولیٰ، لأن طرقه أکثر، کما لا یخفیٰ علی المشتغلین بهذا العلم الشریف. وقد کنتُ جمعتُ فی بعض المناسبات الطرق الصحیحة فقط لحدیث النزولِ ، فتجاوزت العشرین طریقاً عن تسعة عشر صحابیاً ، فهل التواتر غیر هذا؟“

آپ کا یا آپ سے پہلے شیخ شلتوت وغیرہ کا یہ دعویٰ کہ اس بارے میں احادیث متواتر نہیں ہیں قابل قبول نہیں ہے کیونکہ یہ دعویٰ ان لوگوں کی طرف سے کیا گیا ہے جن کا اختصاص علم حدیث نہیں، اور خاص طور پر یہ دعویٰ ان لوگوں کی گواہی کے بھی خلاف ہے جو علم حدیث کے ماہر شمار کیے جاتے ہیں جیسے حافظ ابن کثیر، ابن حجر اور شوکانی وغیرہم، ان سب نے تصریح کی ہے کہ نزول (عیسیٰ علیہ السلام) کی حدیث متواتر ہے، اسی سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ وہ احادیث جن کے اندر خروجِ دجّال کا ذکر ہے وہ بھی متواتر ہیں کیونکہ ان احادیث کے طُرُق زیادہ ہیں جیسا کہ اس علم (یعنی علم حدیث) کے ماہرین سے مخفی نہیں، میں نے ایک بار اس حدیث کے صرف صحیح طُرُق جمع کیے تھے جس میں نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا بیان ہے تو وہ 19 مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم سے 20 سے زیادہ طُرُق جمع ہوئے تھے، تو کیا تواتر اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نام ہے؟۔

(تمام المنة فی التعلیق علیٰ فقه السنة، ص 79)

قارئینِ محترم! یہ ان لوگوں کی تحریرات سے چند اقتباسات تھے جن کی اکثریت نے علم حدیث واصول حدیث میں اپنی زندگیاں کھپا دیں، جنہیں اللہ نے عقلِ سلیم عطا فرمائی ہے وہ سوچیں کہ ان لوگوں کی بات معتبر ہے یا ان کی جن کو یہ تک نہیں علم کہ ”باب نزول عیسی بن مریم“ صحیح بخاری کی کس کتاب میں ہے؟ اور جنہوں نے اپنی ساری زندگی اس کوشش میں صرف کر دی کہ کسی طرح مسلمانوں کے دلوں سے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت ختم کی جائے اور لوگوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کر کے کتب حدیث کی حیثیت ”ردی“ سے بھی کم ثابت کی جائے۔

قارئین کرام! اس سے پہلے کہ ہم ان متواتر احادیث میں سے چند منتخب احادیث کا مطالعہ کریں جن کے اندر صراحت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”نزولِ عیسیٰ علیہ السلام“ کی خبر دی ہے، چند اہم باتیں ذہن میں رکھنا ضروری ہے، اگر یہ باتیں قاری کے کے پیش نظر رہیں تو ان شاء اللہ منکرینِ حدیث کی طرف سے احادیثِ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اٹھائے گئے بہت سے شکوک وشبہات کا ازالہ خود بخود ہو جائے گا۔

جاری ہے

© rasailojaraid.com